روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 21 دسمبر 2005ء 18 ذیقعد 1426 ہجری 21 فتح 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 284

جلد بازی نہ کرو

صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپؐ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور کمال اور اقتدار بخشے گا یہاں تک کہ اس کے قائم کردہ امن و امان کی وجہ سے صنعاء سے حضر موت تک ایک شتر سوار اکیلا چلے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ اور بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کرے گا مگر تم جلد بازی کر رہے ہو۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر :3344)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا کی راہ میں سب سے اول قربانی دینے والے نبی ہیں۔ ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیھم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں۔ اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کچھ ایسی تجلی فرماوے کہ لوگوں پر ثابت ہو جاوے کہ خدا موجود ہے اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور اس کی توحید منکشف ہو جاوے تا کہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مر رہتے ہیں۔ اور جب انتہا درجہ پر ان کا درد پہنچتا ہے اور ان کی دردناک آہوں سے (جو مخلوق کی رہائی کے لئے ہوتی ہیں) آسمان پُر ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اپنے چہرہ کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدادانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا۔ کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 117)

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2 ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6 ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(باقی صفحہ 8 پر)

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر لئیق طاہر صاحب MD ماہر نفسیات مورخہ 21 و 22 دسمبر 2005ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب وخواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی کے بارہ میں معلومات حاصل کرلیں۔ استقبالیہ ہسپتال سے بھی مزید معلومات کیلئے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ وزٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے اس کا ایڈریس (www.foh-rabwah.org) ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

بیادِ قادیان دارالامان

اے مولدِ روحانیاں! اے مسکن یزدانیاں!
اے روضۂ رضوانیاں! اے بارگاہِ بانیاں!
”اے قادیاں دارالاماں!
اونچا رہے تیرا نشاں!“

اے مطلع نور خدا! اے چشمۂ علم و ہدیٰ!
اے مہبط رب علا! اے منبع فہم و ذکا!
”اے قادیاں دارالاماں!
اونچا رہے تیرا نشاں!“

ارض و سما کی دولتیں مہر و وفا کی منزلیں
ہر دو سرا کی برکتیں اس دور میں تجھ سے ملیں
”اے قادیاں دارالاماں!
اونچا رہے تیرا نشاں!“

تیرے زمین و آسماں ہیں رحمتوں کے کارواں
ہیں آشیاں در آشیاں اب طائرانِ قدسیاں
”اے قادیاں دارالاماں!
اونچا رہے تیرا نشاں!“

ہاں! دمبدم بڑھتی رہیں تیری سدا یہ رونقیں
اب لوٹ آئیں برکتیں تجھ پر خدا کی رحمتیں
”اے قادیاں دارالاماں!
اونچا رہے تیرا نشاں!“

یعقوب امجد

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔
”ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔“ (روزنامہ الفضل 27/اگست 1969ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ارشد اعجاز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم سلطان احمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب سیکھوانی 13 دسمبر 2005ء کو وفات پاگئے۔ ان کی عمر 68 سال تھی اور کچھ عرصہ سے جگر کی خرابی کے باعث بیمار تھے احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد امین صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے خالو مکرم ظفر اللہ خان صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب دارالعلوم غربی احد ربوہ 5 دسمبر کو وفات پاگئے۔ بیت المہدی میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی نے دعا کروائی۔ مرحوم ملنسار خوش اخلاق مہمان نواز اور خاموش طبیعت کے مالک تھے ماسٹر کے نام سے معروف تھے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے مرحوم مکرم زاہد منظور صاحب کے والد محترم تھے۔

مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب آف قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 نومبر 2005ء کو بقضائے الٰہی بعمر 78 سال وفات پا گئے۔ 4 نومبر کو بعد نماز جمعہ مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور دوسرے دوستوں نے شرکت کی مرحوم نیک پرہیزگار اور اپنوں بیگانوں کے خیرخواہ تھے کچھ عرصہ زعیم انصاراللہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

3 دسمبر 2005ء کو خاکسار کے دوسرے بھائی مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ آپا ارشاد بیگم صاحبہ تقریباً 65 سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں مرحومہ کی تدفین مقامی قبرستان میں بعد نماز ظہر 4 دسمبر کو ہوئی مرحومہ نیک، غریب پرور اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ اپنے سب عزیز و اقرباء کا بہت خیال رکھتیں تھیں۔

12 نومبر 2005ء کو مرحومہ کے دو جڑواں نواسے یکے بعد دیگرا ایک ہفتہ کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوگئے اور ان کی بھی مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان صدمات کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم عبدالرزاق صاحب امیر ضلع میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ طاہرہ امۃ اللہ صاحبہ جو کہ ہمارے ضلع کے نائب امیر و ناظم ضلع انصاراللہ کی اہلیہ تھیں مختصر علالت کے بعد مورخہ 10 دسمبر 2005ء کو لاہور میں انتقال کر گئیں وفات کے وقت مرحومہ کی عمر 59 سال تھی مرحومہ نیک پرہیزگار پابند صوم وصلوٰۃ، ہردلعزیز شخصیت اور خدمت دین کے ساتھ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی انسان دوست تھیں۔ دن رات خدمت خلق کے لئے کمربستہ رہتیں۔ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع و مقامی میرپور آزاد کشمیر کے عہدے پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد از نماز ظہر پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے مرحومہ کے درجات کی بلندی لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور ان کی نیک صفات کو اپنانے کی توفیق کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

ولادت

مکرم عامر ودود محمود صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے 20/اکتوبر 2005ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سبیعہ عامر نام عطا فرمایا ہے بچی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوپے راہ کی پوتی اور مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب پنوں کی نواسی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالحہ باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ہارون الرشید صاحب نمائندہ مینیجر توسیع اشاعت الفضل چندہ جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں اضلاع منڈی بہاؤالدین، جہلم، چکوال کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تبرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

تحقیق اُمُّ الْاَلْسِنَة کا ایک اہم پہلو

بائیبل اور انگریزی زبان میں اسمائے عَلَم

اس مضمون میں ہم بائیبل اور انگریزی زبان کے اسمائے اعلام (ناموں) کے عربی مآخذ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ یادرہے کہ اسمائے علم بھی بامعنی الفاظ ہوتے ہیں اور جب ان کی بنیاد معلوم ہوجائے تو وہ بآسانی عربی سے ماخوذ ثابت ہوجاتے ہیں۔ اور اگر ان کی بنیاد معلوم نہ ہو تو ان کے مآخذ کی تلاش سعی لاحاصل ہوتی ہے۔ میکس ملر کا قول ہے کہ انسان خود ایک لفظ بھی نہیں بناسکتا اور زبانوں کا تمام مواد ابتدائی ہیولے اور خمیر مایہ پر ہی مبنی ہے۔

اکثر اسمائے علم میں اصلی لفظ کو کانٹ چھانٹ کر بہت مختصر کرلیا جاتا ہے جیسا کہ آپ اور ہم سب اپنے بچوں کے ناموں کو مخفف کرلیتے ہیں، ناظرین ان امور کو مدنظر رکھ کر الفاظ ذیل پر غور فرمائیں۔ عربی مآخذ علامت || کے بعد لکھا گیا ہے۔

بائیبل میں اسمائے علم

1۔ابرہام

ابراہیم علیہ السلام کا نام بائیبل میں پہلے ابرام لکھا گیا ہے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ

’’ابــــرم کے معنی بات کو پکا کرنے کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ابــرم الــکلام کے معنی ہوتے ہیں۔ احــکمه اس نے کلام کو خوب پکا کیا‘‘۔ ’’ابرم کے معنی ہوئے ایسی عمدہ بات کرنے والا اور ایسی اچھی بحث کرنے والا جو دوسرے کو اپنا مافی الضمیر اچھی طرح سمجھادے اور اسے ساکت کردے‘‘۔

(تفسیر کبیر سورہ مریم ص 265)

پھر ابرام نام ابرہام میں تبدیل ہوگیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

’’دیکھ میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا اور تیرا نام پھر ابرام نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابــرہــام ہوگا۔ کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرادیا ہے‘‘۔

(پیدائش 17۔4/5)

ابرہام کے معنی انگریزی لغت میں ہیں:۔

"Father of Multitude" یعنی بڑی تعداد کا باپ ہے۔

|| اب۔باپ + رھام۔بڑی تعداد

2۔اسمٰعیل

’’اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ اس لیے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا‘‘۔ (پیدائش 16-12)

|| سمع۔سنا + الہ۔معبود

نوٹ:۔عبرانی میں ایل بمعنی خدا۔اللہ کا بگاڑ ہے۔

3۔اضحاق

’’جب اس کا بیٹا اضحاق اس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو برس کا تھا۔ اور سارہ نے کہا خدا نے مجھے ہنسایا‘‘۔

(پیدائش 21-2)

|| اضحك۔ہنسانا

4۔یعقوب

’’جب وہ رِبقہ سے پیدا ہوا اور اس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اور اس کا نام یعقوب رکھا گیا‘‘۔

(پیدائش 25-26)

|| عقب۔ایڑی۔پوتا

5۔دان

’’یعقوب سے اس کے بیٹا ہوا۔ تب راخل نے کہا۔ خدا نے میرا انصاف کیا‘‘۔ اس لیے اس کا نام دان رکھا‘‘۔

(پیدائش 30-7)

|| دین۔قضا۔دیان۔جج

6۔جدّ

’’تب لیاہ نے کہا۔ زہے قسمت۔ سو اس نے اس کا نام جد رکھا۔ (پیدائش 30-11)

|| جدّ۔خوش قسمت

7۔اشکار

’’تب لیاہ نے کہا کہ خدا نے میری اجرت مجھے دی۔ کیونکہ میں نے اپنے شوہر کو اپنی لونڈی دی اور اس نے اس کا نام اشکار رکھا‘‘۔ (پیدائش 30-19)

|| شاکریه۔نوکر کی مزدوری

8۔منسّی

یوسف نے پلوٹھے کا نام مــنسّــی یہ کہہ کر رکھا کہ خدا نے میرے اور میرے باپ کے گھر کی سب مشقت بھلادی‘‘۔ (پیدائش 41-52)

|| نسی۔بھول جانا

9۔افرائیم

’’اور دوسرے کا نام افرائیم یہ کہہ کر رکھا کہ خدا نے مجھے میری مصیبت کے ملک میں پھلدار کیا‘‘۔

(پیدائش 41-52)

|| عفر۔بارآور کرنا

10۔موسیٰ

اس نے اس کا نام موسیٰ یہ کہہ کر رکھا کہ میں نے اسے پانی سے نکالا‘‘۔ (خروج 2-10)

|| انگریزی میں Draw کا لفظ ہے۔ مــاء۔پانی۔ وحــص ۔زمین پر گھسیٹنا۔ لیکن اگر پانی سے بچانا مراد ہو تو مــاء۔پانی+ حــصّی۔بچانا۔ لفظ موسیٰ کی تحقیق میں علماء کو شک ہے کہ اس کے معنی پانی سے نکالنا ہے یا بچانا۔ ہم نے دونوں مآخذ دے دیے ہیں۔ فتدبر

11۔جیرسوم

’’ان میں سے ایک کا نام موسیٰ نے یہ کہہ کر جیرسوم رکھا تھا کہ میں پردیس میں مسافر ہوں‘‘۔

(خروج 18-3)

|| جھر۔سفر کرنا (اجنبی ملک میں)۔ساح۔سفر کرنا۔شہروں میں پھرنا (جھر+ ساح)

12۔الیعزر

’’اور دوسرے کا نام یہ کہہ کر الیعزر رکھا تھا کہ میرے باپ کا خدا میرا مددگار رہا‘‘۔ (خروج 18-4)

|| اللہ۔معبود۔عزر۔مدد کرنا

13۔عکور

’’تب خداوند قہر شدید سے باز آیا۔ اس لیے اس جگہ کا نام آج تک وادیٔ عکور ہے‘‘۔ (یشوع 7-26)

|| عکر۔انصراف وعطف

14۔بوکیم

’’وہ چلا چلا کر رونے لگے اور انہوں نے اس جگہ کا نام بوکیم رکھا‘‘۔ (قضاۃ 2-5)

|| ابکیٰ۔رونا

15۔مارہ

’’مجھ کو نعومی نہیں بلکہ مارہ کہو اس لیے کہ قادر مطلق میرے ساتھ نہایت تلخی سے پیش آتا ہے‘‘۔

(روت 1-20)

|| مرّ۔تلخ ہونا

16۔حلقت ہصّوریم

’’تلوار اپنے مخالف کے پہلو میں پھونک دی۔ سو وہ ایک ہی ساتھ گرے اس لیے وہ جگہ حلقت ہصوریم کہلائی‘‘۔ (سموئیل 2-16)

|| حالوقة۔تیز تلوار+ حصیر۔پہلو

17۔اسکال

’’اسی گچھے کے سبب سے جسے اسرائیلیوں نے وہاں سے کاٹا تھا۔ اس جگہ کا نام وادیٔ اسکال پڑ گیا‘‘۔

(گنتی 13-24)

|| عثکال۔کھجور کا گچھا

18۔زارح

’’پھر اس کا بھائی جس کے ہاتھ میں لال ڈورا بندھا تھا۔ پیدا ہوا اور اس کا نام زارح رکھا گیا‘‘۔

(پیدائش 29-30)

|| احمر ذریحی۔سرخ ارغوانی رنگ

19۔اسرائیل

’’اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا‘‘۔

’’تب اس نے پوچھا۔ تیرا کیا نام ہے۔ اس نے جواب دیا یعقوب۔ اس نے کہا۔ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں سے زور آزمائی کی اور غالب ہوا‘‘۔

(پیدائش 23-24 تا 28)

|| صرع۔پچھاڑنا۔زمین پر گرانا۔صارع۔کشتی لڑنا+اللہ۔خدا

20۔یسوع

’’تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا‘‘۔

(متی 1-20)

|| ســــــاع۔آزاد چرنا۔نجات کے معنی خلاصی یا آزادی ہیں اور یسوع کے لیے لفظ چرواہا اکثر آتا ہے۔

نوٹ:۔ یہاں پر یسوع کی نجات دہندگی ’’اپنے لوگوں‘‘ تک محدود ہے۔

21۔ہوشعنا

(متی 21-9) اس لفظ کا روٹ Hoshia بمعنی بچانا ہے۔

|| حصی۔بچانا

22۔ہقل دما

خون کا کھیت (اعمال 1-20)

|| حقل۔کھیت+دم۔خون

نوٹ: (الف) بائیبل میں ہزاروں اسمائے علم ہیں جو عربی سے ماخوذ ثابت ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ان کی بناء معلوم ہو۔ جیسا کہ اوپر کے الفاظ کا حل اس امر کو ثابت کرتا ہے۔ مندرجہ بالا فہرست مشتے نمونہ ازخروارے ہے۔

(ب) ناموں سے کسی خاندان، قبیلہ یا عہد کے تمدن و معاشرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اوپر کے ناموں سے ظاہر ہے کہ وہ کسی نہ کسی واقعہ پر مبنی ہیں۔ ہمارے زمانے میں بھی اس قسم کے بعض نام رکھے جاتے ہیں جو کسی واقعہ یا قصہ کی طرف اشارہ یا تلمیح پر مبنی ہوتے ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا نام اکثر عبرانی ہیں اور عبرانی عربی کی بگڑی ہوئی شکل ہے جیسا کہ مرقومہ بالا مآخذ بخوبی ثابت کرتے ہیں۔ عبرانی زبان کے حروف تہجی کل 22 ہیں۔ یعنی ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، لیکن

ث۔خ۔ذ۔ض۔ظ۔غ یہ چھ حروف عبرانی حروف تہجی میں موجود نہیں ہیں۔اس لحاظ سے ظاہر ہے کہ ہزاروں عربی الفاظ جو ان چھ حروف پر مشتمل ہیں عبرانی میں نایاب ہوں گے۔پس عربی زبان عبرانی پر حاوی اور محیط ہوگی اور عبرانی کو اپنی وسعت کے اندر لے لیگی۔اس کے برعکس عربی زبان عبرانی کے اندر نہیں سما سکے گی۔

(د) مندرجہ بالا ماخذ غور اور تدبر کے قابل ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔وفوق کل ذی علم علیم۔

مندرجہ ذیل اسمائے علم انگریزوں میں عام طور پر مستعمل ہیں۔

23۔ABI-GAIL باپ+شاندار
|| اب۔باپ+جل۔شاندار ہونا

24۔AB-SALOM باپ+صلح
|| اب۔باپ+سلم۔صلح

25۔AFRA خاک
|| عفر۔خاک مٹی

26۔ETHEL شریف
|| اصیل۔شریف۔اصیل کو تھیل کہا ہے۔ص کا ابدال تھ میں اکثر ہوتا ہے۔مثلاً قصہ۔کہانی۔ انگریزی میں تو Case ہے لیکن سنسکرت میں یہ لفظ کتھا،کہانی ہے۔

27۔CATHER-ine صاف
|| قصر۔دھونا۔سفید کرنا(کپڑا)

28۔ALBERT دو لفظوں سے مرکب ہے۔ATHEL شریف+BRIGHT روشن
|| اصیل۔شریف+برق۔چمکنا

29۔AMEL-ia محنت کش
|| عمل۔محنت۔کام

30۔AM-y محبت کی گئی
|| ہام۔محبت کرنا۔فریفتہ ہونا

31۔HANNA یا ANNA
مہربان۔حن۔شفقت کرنا

32۔ARCHI-BALD خالص+دلیر
|| راق۔صاف ہونا+بال۔دلیری

33۔AS-a شفا دہندہ
|| اسا۔دوا دینا اور غمخواری کرنا۔آس۔طبیب

34۔BEN-JAMIN دائیں ہاتھ کا بیٹا
|| ابن۔بیٹا+یمین۔دایاں ہاتھ

35۔CALEB کتا
|| کلب۔کتا

36۔CHOLE سبز شاخ
|| اخلع۔نئے پتے نکالنا

37۔CHRI-st تیل لگایا ہوا
|| SR=CHR صہر۔پگھلی ہوئی چربی ملنا

38۔MESSIAH تیل لگایا ہوا
|| مسح۔تیل ملنا

39۔CLAUD لنگڑا
|| قلز۔لنگڑانا۔ز کا ابدال د میں ہوا

40۔CORNE-LI-US سینگ سے منسوب
|| قرن۔سینگ+آل۔تحویل ہونا

41۔CYR-IC سرداری والا
|| سرا۔سردار ہونا

42۔ELE-AZER خدا+مدد ہے
|| الہ۔معبود+عزر۔مدد کرنا

43۔EZRA مدد
|| عزر۔مدد کرنا

44۔EMMA تمام
|| عمّ۔سب کو شامل کرنا۔فارسی۔ہمہ

45۔EMMANU-EL خدا ہمارے ساتھ
|| معنا+اللہ

46۔EPHRA-im پھلدار
|| عفر۔بار آور کرنا

47۔ERAS-M-US قابل محبت
|| عرس۔محبت کرنا۔میم حرف وصل ہے۔US لاحقہ وضعی ہے۔

48۔ERAS-T-US قابل محبت
|| عرس۔محبت کرنا۔ت حرف وصل۔

49۔ERIC حاکم
|| روق۔سردار

50۔FULK لوگ
|| فلق۔تمام مخلوق۔FOLK یہی لفظ ہے

51۔GEOR-GE کسان
|| ZR=GR زارع۔کسان۔دوسری G پہلی G کا تکرار ہے۔

52۔HEL-eu روشن
|| ھل۔ظاہر ہونا(چاند)

53۔HIL-ary خوش
|| ھل۔خوش ہونا

54۔THOM-as جوڑا
|| توأم۔جوڑا

55۔RAPH-AEL شفا دیتا ہے خدا
|| رفہ۔آسودہ بنانا+الہ۔خدا

56۔REU-BEN دیکھو+بیٹا
|| رأی۔دیکھنا+ابن۔بیٹا

57۔RICH-ARD حاکم+سخت
|| روق۔سردار+عرد۔سخت۔مضبوط

58۔SOLOM-ON صلحکار
|| سلم۔صلح

59۔GRIFF-ITH سرخ
|| قرف۔خالص سرخ رنگ

60۔MAURICE سیاہ فام
|| سمرہ۔سیاہی مائل بھورا رنگ۔یہ لفظ مقلوب ہو گیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام الفاظ ان اصول و قواعد کے مطابق حل کیے گئے ہیں جن پر ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔یہاں ہم نے صرف وہ اسمائے علم دیے ہیں جن کا ماخذ بین اور ظاہر ہے۔اسی طرح سینکڑوں اور نام اپنے معنوں کے مطابق حل کیے جا چکے ہیں۔ظاہر ہے کہ عربی زبان کل زبانوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔فقدبر

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار

(محترم حافظ مظفر احمد صاحب)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت

امانت و دیانت کی بنیاد نیک نیتی دلی سچائی اور راستبازی ہے۔رسول کریمؐ میں یہ وصف بھی خوب نمایاں تھا۔آپ اہل مکہ میں اس خوبی میں ایسے ممتاز تھے کہ سب آپ کو "صدوق وامین" کے لقب سے یاد کرتے تھے اور اپنی امانتیں آپ کے پاس بے خوف وخطر رکھتے تھے۔

قریش مکہ نبی کریمؐ کے خون کے پیاسے اور آپ کے قتل کے درپے تھے۔مگر حضورؐ کو ہجرت مدینہ کے وقت ان کی امانتوں کی واپسی کی فکر تھی۔چنانچہ مکہ چھوڑتے ہوئے اپنے عم زاد حضرت علیؓ کو ان خطرناک حالات کے باوجود پیچھے چھوڑا کہ وہ امانتیں ادا کر کے مدینہ آئیں۔

رسول کریمؐ کے دل میں امانت کا جس قدر احساس گہرا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی گری پڑی چیز مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کی نشانیاں بتا کر اعلان کرتے رہو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے لوٹا دو۔وہ کہنے لگا اگر کوئی گمشدہ اونٹ مل جائے تو اس کا کیا کریں؟ نبی کریمؐ بہت ناراض ہوئے چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمانے لگے تمہیں اس سے کیا اس اونٹ کے پاؤں ساتھ ہیں وہ درخت چرتا اور پانی پی کر زندہ رہ سکتا ہے۔تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خود اس کا مالک اُسے پالے۔

(بخاری کتاب العلم باب الغضب فی الموعظۃ)

حضرت سائب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت عثمانؓ اور زبیرؓ مجھے اپنے ساتھ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری تعریفیں کرنے لگے۔رسول کریمؐ نے انہیں فرمایا! آپ لوگ بے شک مجھے اس کے بارے میں زیادہ نہ بتاؤ۔ یہ جاہلیت کے زمانے میں میرا ساتھی رہا ہے۔سائب کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ! آپؐ کتنے اچھے ساتھی تھے۔آپؐ نے فرمایا ہاں اے سائب دیکھنا جاہلیت میں تمہارے اخلاق بہت نیک تھے۔اسلام میں بھی وہ قائم رکھنا۔مثلاً مہمان نوازی،یتیم کی عزت اور ہمسائے سے نیک سلوک وغیرہ پر خاص توجہ دینا۔

دوسری روایت میں ہے کہ سائبؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تجارت میں شریک رہے۔فتح مکہ کے دن سائب نے یہ گواہی دی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے کبھی جھگڑا نہیں کیا۔

(مسند احمد جلد 3 ص 425 بیروت)

غزوۂ خیبر کے محاصرہ کے وقت بھوک اور فاقے کے ایام میں مسلمانوں کی امانت کا ایک کڑا امتحان ہوا۔ہوا یوں کہ یہود کے ایک حبشی چرواہے نے اسلام قبول کر لیا اور سوال پیدا ہوا کہ اس کے سپرد یہودی کی بکریوں کا کیا کیا جائے۔نبی کریمؐ نے ہر حال میں امانت کی حفاظت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔آپؐ نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ کی قربانی دیدی مگر کیا مجال کہ آپ کی امانت میں کوئی فرق آیا ہو حالانکہ یہ بکریاں دشمن کے طویل محاصرہ میں تو مہینوں کی خوراک بن سکتی تھیں۔مگر آپؐ نے کس شان استغناء سے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعے کی طرف کر کے ان کو ہانک دو۔خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔نومسلم غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں سے قلعے والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ جنگ میں بھی جہاں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد4 ص42)

لڑنے والوں کے مال آج بھی میدان جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں۔کیا آج کل کے مہذب زمانہ میں کبھی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ دوران جنگ دشمن کے جانور اور مال و اسباب ہاتھ آگئے ہوں اور ان کو دشمن فوج کی طرف سے واپس کر دیا گیا ہو۔نہیں نہیں! آج کی دنیا میں عام حالات میں بھی دشمن کے مال کی حفاظت تو درکنار،اسے لوٹنا جائز سمجھا جاتا ہے۔مگر قربان جائیں دیانتداروں کے اس سردار پر کہ دشمن کا وہ مال جو ایک طرف فاقہ کش اور بھوک کے شکار مسلمانوں کی مہینوں کی غذا بن سکتا تھا،دوسری طرف دشمن اس سے اپنا محاصرہ لمبا کھینچ کر مسلمانوں کو پسپائی پر مجبور کر سکتا تھا۔ان سب باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور امانت مالکوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب

جگر کے افعال اور ہیپا ٹائٹس

جگر انسانی جسم کا ایک اہم ترین عضو ہے جو بہت سے اہم کام سرانجام دینے کے لئے بنایا گیا ہے۔ ایک صحت مند انسان کا جگر مندرجہ ذیل کام کرتا ہے۔

1۔ گلوکوز اور کولیسٹرول کو حدود میں رکھنا۔

2۔ البیومن کی پیدائش اور اس کا اخراج۔

3۔ خون کے جماؤ میں باقاعدگی۔

4۔ پروٹینز کا جسم میں ترسیلاتی نظام جس کے ذریعہ کولیسٹرول، صفرا (Bile)، گلوکوز اور دیگر اجزا جسم میں پہنچ پاتے ہیں۔

5۔ گلوکوز، چربی میں تحلیل ہونے والے حیاتین، حیاتین B-12، تانبہ اور لوہے کے ضروری اجزا کا محفوظ ذخیرہ رکھنا۔

6۔ خون میں سے امونیا، بائلوروبین، ہارمونز، زہریلی ادویات اور زہریلے مواد کی صفائی اور ان کا اخراج یا ان کو دیگر مفید اجزا میں تبدیلی کے قابل بنانا۔

جگر کے خلیات (Heptocytes) اس طرح ترتیب دیئے گئے ہیں کہ ان میں سے ہر خلئے کا خون کی نالیوں اور راستوں سے زیادہ سے زیادہ رابطہ رہتا ہے اور ساتھ ہی صفرا کی نالی سے بھی مربوط رہتے ہیں۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے یہ نہ صرف خون کو صاف کرتا ہے بلکہ بہت سے اہم پروٹینز کو خون میں شامل کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں شامل غیر ضروری مادوں اور زہریلے مواد کو خارج یا مفید مواد میں بدل کر جسم کو صحت مند اور تندرست رکھتا ہے۔

جگر کی ایک خصوصیت

اللہ تبارک تعالیٰ نے جگر میں ایک بہت ہی حیرت انگیز خصوصیت رکھی ہے۔ وہ اس کا خود کار مرمت کا نظام ہے۔ اگر آپ جگر کا چھوٹا سا ٹکڑا اس سے کاٹ کر الگ کر دیں تو جگر کے کٹ والے حصہ میں نئے خلیوں کی پیدائش سے وہ حصہ دوبارہ مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح جب اس کے خلیوں کو ایک حد کے اندر نقصان پہنچے تو یہ ان کو بھی مرمت کر کے اپنے آپ کو تمام افعال کے لئے دوبارہ تیار کر لیتا ہے۔

بیمار جگر

جگر کی بیماریوں کی صحیح طور پر جانچ اور اس کو پہنچنے والے نقصان کا ٹھیک ٹھیک اندازہ جگری امراض کے علاج کے لئے نہایت ضروری ہے۔

جگر کی بیماریوں کی وجوہات مختلف ہوسکتی ہیں لیکن ان کے نتائج قریباً قریباً ایک جیسے ہی ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا ہمارے لئے جگر کی سوزش کی بڑی بڑی وجوہات کا علم ہونا اہم ہے۔ ان میں چند اہم بیماریاں اور ان کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ہیپاٹائٹس: اس کی وجوہات درج ذیل ہیں

☆انفیکشن ☆وائرس ☆بیکٹیریا ☆فنگس

☆زہریلے مواد مثلاً شراب، ادویات، نشہ آور اشیاء، کیمیائی زہر یا جسمانی دفاعی نظام میں گڑ بڑ (Autoimmunity) وغیرہ۔

2۔ جگر میں خون کے دباؤ کا بڑھنا (Portal Hypertension)

جگر میں خون کے بہاؤ میں کسی رکاوٹ یا جگر کی خون کی نالیوں میں بڑھتی ہوئی (Resistance) کی وجہ سے جگر میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے (Ascitese) یا پھر شریانیں پھٹ جاتی ہیں اور جگر کے دوران خون کا نظام بند ہو جاتا ہے اس طرح خون کی الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں جو کہ موت پر منتج ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ تعمیری و تخریبی نظام میں گڑبڑ جگر کو نقصان پہنچاتی ہے وہ چونکہ شاذونادر ہوتی ہیں اس لئے ہم ان پر توجہ نہیں دیں گے۔ آیئے پہلے ہم جگر کی سوزش یعنی Hepatitis کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

جگری سوزش یا Hepatitis

جگر کی سوزش میں جگر کے سوزش زدہ خلیات مردہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے کام انجام نہیں دے سکتا۔ اگر ان کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو بہت سی پیچیدگیوں کا موجب بنتا ہے اور آخر کار جگر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مریض اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

حاد سوزش جگر عموماً بغیر کسی اثرات کے خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ سوزش 6 ماہ سے زیادہ برقرار رہے تو یہ پھر مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔ بار بار زہریلے مادوں اور سخت ادویات کا استعمال اس سوزش کو مزید بڑھانے میں مددگار ہوتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ کبھی کبھی حاد سوزش جگر کے خلیات کو بہت زیادہ نقصان پہنچا دیتی ہے اور اس میں موت واقع ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

سوزش جگر کی سب سے اہم وجہ انفیکشن ہے جو کہ عموماً وائرس سے پھیلتی ہے۔ اس وائرس کو C,B,A کے علاوہ E,D اور اس سے بھی آگے تک کیٹگرائز کر دیا گیا ہے۔ ان میں وائرس B اور C سب سے زیادہ خرابی کی صورت پیدا کرتے ہیں۔ تمام قسم کے وائرس کی ویکسین اور علاج موجود ہے سوائے وائرس C کے اس کی ابھی تک ویکسین بنانے میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے اس کو خطرناک قرار دیا جاتا ہے۔

اس وقت مریضوں کی تقسیم کے اعتبار سے دنیا میں وائرل ہیپاٹائٹس کی وجوہات اس طرح ہیں۔

HAV = 47% HBV =34%

HCV = 16% باقی وائرس=3

یہی حال کم و بیش ایشیائی ممالک میں بھی ہے۔ البتہ ایشیائی ممالک میں حفاظتی تدابیر کی کمی اور پراگندہ ماحول اور ناکافی خوراک کی وجہ سے وائرل ہیپاٹائٹس خوفناک رفتار پر پھیل رہا ہے۔

ہیپاٹائٹس `B` اور `C` میں فرق

1۔ ہیپاٹائٹس B وائرس C وائرس کی نسبت زیادہ طریقوں سے پھیلتا ہے۔ مثلاً یہ تھوک، فضلہ، خون کی منتقلی، کھانا پینا، سانس اور کھانسی اور جنسی تعلقات کے ذریعہ پھیل سکتا ہے۔ جبکہ وائرس C عموماً صرف خون کی منتقلی سے ہی پھیلتا ہے اور صرف 5% جنسی تعلقات کا حصہ ہوسکتا ہے جس کا ابھی تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔

2۔ ہیپاٹائٹس کے تمام وائرس کی افزائش DNA سے منسلک ہے سوائے HCV کے جو کہ RNA سے منسلک ہے۔

3۔ HCV جسمانی دفاعی نظام کو دھوکا دینے کے لئے اپنی ہیئت تبدیل کر لیتا ہے (2 تا 3 فیصد سالانہ) جس کی وجہ سے دفاعی نظام اس کے خلاف غیر مؤثر ثابت ہوتا ہے اور یہ اپنی افزائش بلاخوف جاری رکھتا ہے۔ اس کی ویکسین نہ بننے کا یہ سب سے بڑا سبب ہے۔

ہیپاٹائٹس کی علامات

ہیپاٹائٹس کسی بھی قسم کا ہو ان کی علامات قریباً ایک جیسی ہوتی ہیں۔ مثلاً، بھوک کی کمی، جسم میں درد، کام کاج میں دل نہ لگنا، سستی، اور ذرا ایڈوانس حالت میں جگر میں درد، ذائقہ کڑوا، آنکھوں میں چمک کی کمی اور پیلاہٹ شامل ہیں۔

البتہ اس کی پہچان کے لئے کہ یہ کس قسم کے وائرس یا کس وجہ سے پھیلا ہے کے لئے خون کا امتحان کروانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر اس کے وائرس کا پتہ چلانا ممکن نہیں ہے۔

چونکہ ہیپاٹائٹس C کی ابھی تک ویکسین موجود نہیں ہے لہٰذا اس کے مریض زیادہ خوفزدہ رہتے ہیں اس کے بارے میں ہم ذرا تفصیل سے بحث کرتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس C پہلی دفعہ 1989ء میں دریافت ہوا۔ اس میں قریباً 9033 نیوکلوٹائڈز (ایسا حصہ جو مکمل وائرس بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔) اور 3011 امینو ایسڈ پائے جاتے ہیں۔ HCV کے نیوکلوٹائڈز کی ہیئت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور صرف 60 فیصد نیوکلوٹائڈز میں مشابہت پائی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں علیحدہ کئے گئے وائرس کے نمونوں کو 6 بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی مزید کئی اقسام پر مشتمل ہے۔ بڑی اقسام کے لحاظ سے جغرافیائی تقسیم اس طرح سے ہے:

ٹائپ 1 سے 3 یورپ میں تمام انفیکشن کی ذمہ دار ہے۔

ٹائپ 4 مصر اور زائرے میں پائی جاتی ہے۔

ٹائپ 5 جنوبی افریقہ کے ممالک میں۔

ٹائپ 6 ہانگ کانگ اور ایشیا۔

ابھی تک یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ ایک قسم کے خلاف پیدا کی گئی قوت مدافعت دوسری اقسام کے بارے میں کتنی مؤثر ثابت ہوگی۔

HCV کے مریض میں علامات ابتدا میں ظاہر نہیں ہوتی صرف خون کے معائنہ سے ہی اس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ 20 فیصد مریض بغیر کسی اظہار کے خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں البتہ 80 فیصد مریض چھ ماہ کے عرصہ کے بعد مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں اس وقت دنیا بھر میں 170 ملین سے زائد لوگ HCV کی مزمن انفیکشن کا شکار ہیں جن میں بہت سے ملکوں میں یہ آبادی کی شرح کا ایک فیصد سے 4.9 فیصد تک ہے۔ اب تک جگر میں مزمن بیماریوں کا 40 تا 60 فیصد اسی وجہ سے ہے اس کی شناخت کے لئے اب تک کئی طریقے اپنائے جا چکے ہیں ان میں سے مستعمل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سیرولوجی: اس طریقہ سے خون کی سکریننگ کی جاتی ہے جو کہ HBV وائرس کے مثبت یا منفی ہونے کا پتہ دیتی ہے اور HCV میں انٹی باڈیز کی موجودگی کی نسبت سے منفی یا مثبت ہونا پہچانا جاتا ہے اسی لئے یہ 30 فیصد ٹیسٹ غلط بھی ہوسکتا ہے۔

2۔ ایلیزا ٹیسٹ: HCV میں اس کے ذریعہ مریض میں موجود نسبت کو وائرس کے انٹی باڈیز کی مقرر کردہ معیاری سطح سے جانچا جاتا ہے اگر مریض میں موجود نسبت مقررہ نسبت سے کم ہو تو وہ منفی ہوتا ہے اور اگر زیادہ ہو تو مثبت ہوتا ہے۔ ہر ٹیسٹ کٹ کی مقرر کردہ معیاری سطح مختلف ہوتی ہے۔ HBV میں یہ انٹی باڈیز کی بجائے وائرس کی نسبت ناپتا ہے۔

3۔ مالکیولر ٹیسٹ (PCR): اس کے ذریعہ خون میں موجود وائرس کی مقدار کو ناپا جاتا ہے اور اس کی قسم بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔

شفایابی کا عمل

مریضوں کی اکثریت اس میں حاد طور پر مبتلا ہوتی ہے جن کا 15-20 فیصد 6 ماہ کے اندر اندر خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن 80 تا 85 فیصد مریض مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ تقریباً تمام مریضوں میں انٹی باڈیز (Antibodies) کا دفاعی نظام پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اتنا کمزور ہوتا ہے کہ وائرس کو ختم نہیں کر سکتا بلکہ الٹا جگر کے لئے نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ جو مریض مزمن بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کو جگر کے سرطان کا خدشہ رہتا ہے۔ مشاہدہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ شروع میں یہ سرطان سادہ رسولی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

پرانا HCV جگر کے کینسر کی بہت بڑی وجہ ثابت ہوئی ہے۔ دنیا بھر کے 53000 مریضوں کے مشاہدہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جگر کے کینسر میں مبتلا لوگوں (جو کہ کل مریضوں کا صرف 5 فیصد ہوتے ہیں) میں 60 فیصد ھیپاٹائٹس B اور 40 فیصد ہیپاٹائٹس C کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ البتہ HCV میں یہ کینسر بننے کی اوسط مدت 30 سال ہے۔ اس کی ابتدا عموماً جگر کے سکڑاؤ سے ہوتی ہے۔

حاد ھپاٹائٹس کے آغاز اور جگر کے سکڑاؤ اور کینسر کی شناخت میں عموماً 20 سے 30 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ حاد مرض شروع ہونے کے دو سے تین سال تک رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد Silent phase شروع ہو جاتا ہے یعنی اس کے دوران مریض میں کوئی خاص علامات ظاہر نہیں ہوتیں جو کہ 10 تا 15 سال تک چلتا ہے۔ اس کے بعد مریض میں جگر کے سکڑاؤ یا کینسر کی علامات کی شروعات ہوتی ہیں۔ چونکہ HCV کی بیالوجی کے بارے میں معلومات بہت کم ہیں اس لئے یہ نہیں جانا جاسکا کہ یہ انفیکشن مستقل مزاجی سے کیسے جاری رہتی ہے۔

وائرس کی افزائش

HCV مریضوں میں وائرس کی افزائش بہت تیزی سے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ انسانی جسم میں موجود CD4+ اور CD8+ ٹی سیلز کی کمزوری ہے جو کہ وائرس کی افزائش روکنے میں ناکام ہوجاتے ہیں۔ جبکہ HBV میں یہ سیلز دفاع میں مکمل طور پر موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کی ویکسین موثر ہے۔

علاج

مروجہ طریقہ علاج میں کچھ امید افزا علاج a-Interferon کا استعمال ہے لیکن یہ بھی اتنا کامیاب نہیں ہے صرف 40 سے 50 فیصد مریض اس کے زیر اثر اچھے ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی 50 فیصد علاج چھوڑنے پر دوبارہ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ HCV کی کئی قسموں میں a-Interferon بالکل غیر موثر ہے۔ دوسرے یہ علاج بہت مہنگا پڑتا ہے عموماً اس کے 30 لاکھ یونٹس کی ضرورت پڑتی ہے جو کہ ٹیکے کے ذریعہ ہفتہ میں 3 دفعہ 6 ماہ تک دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ ردعمل ابھارنے کے لئے 6 ملین یونٹس کی ضرورت پڑسکتی ہے جو کہ علاج کو ایک سال تک لمبا کر سکتی ہے۔ البتہ اگر اس کے ساتھ Ribaviran کا استعمال کیا جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔

اب B-Interferon اور Ribaviran کا مرکب زیادہ کامیاب ہوتا نظر آتا ہے۔ اس کا کیا گیا علاج مرض کو دوبارہ نہیں ہونے دیتا۔ اس علاج کی قیمت اور اس سے ہونے والے ضمنی اثرات کو دیکھ کر یورپ میں یہ بحث جاری ہے کہ اس علاج کے مقابلہ میں وائرس سمیت زندہ رہنا زیادہ بہتر ہے۔

ہومیو پیتھک علاج

اس انفیکشن کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ آپ کے جگر کا فعل ٹھیک رہے۔ اگر یہ ٹھیک رہے تو خون میں موجود وائرس کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے ہومیوپیتھی میں ایسی شاندار ادویات موجود ہیں جو کہ جگر کے بگڑے ہوئے فعل کو واپس عام حالت میں لے آتی ہیں اور اگر ان ادویات کو وقفہ وقفہ سے استعمال کیا جاتا رہے تو HCV وائرس زندگی بھر کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جہاں تک HBV کا تعلق ہے تو ہومیو ادویات سے یہ مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور رپورٹ منفی ہوجاتی ہے۔

کن افراد کو ٹیسٹ کروانا چاہئے

1۔ جنہوں نے کبھی بغیر ٹیسٹ کئے خون لگوایا ہو۔
2۔ جنہوں نے کبھی خواہ ایک دفعہ ہی نشہ کا ٹیکہ لگوایا ہو۔
3۔ جو مریض لگاتار ڈایالیس کروا رہے ہوں۔
4۔ کبھی خون کا Clotting Factor چیک کروایا ہو۔
5۔ جن کا ALT یعنی SGPT مستقل زیادہ رہتا ہے۔
6۔ ہیلتھ کیئر، ایمرجنسی میڈیکل، پبلک سیفٹی ورکرز جو HCV والے خون کے کام سے منسلک ہوں یا اسے ہینڈل کرتے ہوں۔
7۔ وہ بچے جو HCV والی ماں کے ہاں پیدا ہوئے ہوں۔

احتیاطی تدابیر

1۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
2۔ ہیپاٹائٹس کے مریض کے فضلہ، تھوک وغیرہ کو کھلے عام نہ رہنے دیں۔
3۔ اپنے ارد گرد کی فضا اور ہوا کو صاف رکھنے اور وائرس سے پاک رکھنے کے لئے تدابیر اختیار کریں۔
4۔ ٹیکہ لگوانے سے پہلے نئی سرنج کے استعمال کے لئے تسلی کرلیں بصورت دیگر ٹیکہ مت لگوائیں۔
5۔ ایسی امراض جن کا علاج ادویات سے ممکن ہو ان میں ٹیکے کے استعمال سے پرہیز کریں۔
6۔ حتی الوسع چھوٹے موٹے آپریشن سے بچنے کی کوشش کریں۔ صرف نہایت ضرورت کے وقت آپریشن کروائیں۔
7۔ بیماری کے دوران جنسی تعلقات سے پرہیز کریں۔
8۔ کسی کا استعمال شدہ بلیڈ مت استعمال کریں۔ حجام سے شیو بنوانے سے احتراز کریں۔
9۔ دانتوں کا علاج مستند ڈاکٹر سے کروائیں اور تسلی کرلیں کہ اس کے پاس اوزاروں کو جراثیم، وائرس سے پاک کرنے کا مناسب انتظام موجود ہے۔
10۔ دانتوں کے برش اتنے قریب نہ رکھیں جو ایک دوسرے کو چھوئیں خصوصاً اگر گھر میں کوئی مریض ہو۔
11۔ فٹ پاتھ پر کان اور دانت صاف کروانے سے پرہیز کریں۔
12۔ اگر کسی کے منہ سے خون آتا ہو تو اس کے جوٹھے برتن کے استعمال سے پرہیز کریں۔
13۔ بازاری اشیاء کا استعمال نہ کریں۔
14۔ علامات ہونے کی صورت میں خون کا معائنہ کروائیں۔

مریض کے لئے ہدایات

1۔ بار بار ادویات تبدیل نہ کریں۔
2۔ اپنے عام معمولات جاری رکھیں۔ سبزیاں ابال کر استعمال کریں۔ بڑے گوشت سے پرہیز کریں۔
3۔ جن کا SGPT یا ALT زیادہ ہو ان کو آئرن کے مرکبات، کلیجی، چکنائی سے پرہیز کرنا چاہئے۔
4۔ اس وائرس کے خاتمے کے دعویداروں سے ہوشیار رہیں۔
5۔ 30 اور 45 دنوں میں علاج کرنے والوں سے محتاط رہیں۔ اس کا علاج مستقل مزاجی سے کم از کم 3 تا 6 ماہ تک جاری رکھیں۔
6۔ علاج کے دوران ہر ماہ اپنا LFT ٹیسٹ کرواتے رہیں۔ جب SGPT عام حالت پر واپس آجائے تو آپ بالکل صحت مند ہیں۔ اب صرف وائرس کی موجودگی سے پریشان نہ ہوں۔ ذہن پر اسے سوار نہ کریں۔
7۔ سوزش کے علاج کے دوران مشقت سے پرہیز کریں۔
8۔ قابض اشیاء سے پرہیز کریں اور نہار منہ آلو بخارے کا شربت استعمال کریں۔

تعارف کتب

(رفقاء) احمد جلد سوم

نام کتاب: (رفقاء) احمد جلد سوم
مؤلفہ: ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے
سن اشاعت: 2005ء طبع ثانی
صفحات: 320

اللہ تعالیٰ کے مامورین کی آمد کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ راستبازوں کی ایسی جماعت تیار کریں جو تقویٰ و طہارت کے اول درجہ پر ہوں اور جن کے نمونہ کو دیکھ کر خدا یاد آوے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 77)

نیز اشتہار 4 مارچ 1889ء میں تحریر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی (-) اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بڑھائے گا اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور (-) برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔"

کتاب زیر تبصرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ سے تربیت یافتہ رفقاء حضرت بابو فقیر علی صاحب، حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی، حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ان کی والدہ محترمہ اور ان کی اہلیہ محترمہ کے پاکیزہ سوانح حیات درج کئے گئے ہیں۔ یہ رفقاء کرام ان برکات و انوار کے حامل تھے جو انہوں نے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود سے حاصل کئے تھے اور وہ ہمارے لئے قابل تقلید ہیں۔ ان پاک وجودوں کی عملی زندگی اور سوانح کا مطالعہ کرنا قارئین کی زندگیوں میں پاکیزہ تبدیلی پیدا کرسکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کو بہت ہی مفید اور بابرکت بنائے۔

(ع۔س۔خ)

غریب کی دلجوئی

حضرت مسیح موعود مع خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے۔ ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرا کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھا لینا۔ حضرت مسیح موعود کی نظر پڑ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ ہماری جماعت غربا کی جماعت ہے اور ہر مامور کی جماعت غربا سے ترقی کرتی رہی ہے۔

"اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب برا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہئے خود الگ ہو جائے"۔

(الفضل 23 اپریل 1998ء)

انسانی زندگی میں الفاظ کی اہمیت

محمد شکر اللہ صاحب

بچوں کی طرح یہ لفظ میرے
معبود انہیں بولنا سکھا دے

لفظ کبھی سہارا دیتے ہیں اور کبھی گرا دیتے ہیں انسان کے منہ سے نکلنے والی ہر بات لفظوں پر مشتمل ہے یہی لفظ ہمیں دوسروں کے بہت قریب یا بہت دور کردیتے ہیں۔ لفظ انسانی زندگی میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مانا کہ سچے جذبات کو ثابت کرنے کے لئے الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان محبتوں اور چاہتوں سے بھرپور لفظوں کو سننا پسند کرتا ہے اور وہ ان کو سننا چاہتا ہے تاکہ ہجر اور نفرتوں کے موسم میں ان کی گونج اپنے اندر محسوس کر سکے۔ بعض اوقات ہمارے کہے ہوئے لفظ کسی کے لئے اندھیروں میں روشنی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ کسی گرتے کو سنبھال لیتے ہیں۔ کسی کی ہمت وڈھارس بندھا دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہی الفاظ ان سب کے الٹ ہو جاتے ہیں۔ بالکل اس شعر کے مصداق ؎

اس درد کا درماں نہیں الفاظ کا مرہم
جو زخم ترے طرز تکلم سے لگا ہے

اگر ہم چاہیں تو ان الفاظ کے حسین استعمال سے اس دنیا کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ مٹھاس خواہ وہ کسی طرح کی ہو دل کو بھا جاتی ہے۔ حسین الفاظ کی مٹھاس دوسرے کے دل کو موہ لیتی ہے۔

ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سارے دانت گر گئے ہیں اس کے ایک درباری نے یہ تعبیر کی کہ آپ کے سارے رشتہ دار آپ کی آنکھوں کے سامنے مر جائیں گے۔ بادشاہ کو یہ سن کر غصہ آیا اور اس نے اس درباری کے قتل کا حکم دے دیا۔ ایک اور درباری نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ بادشاہ سلامت آپ کی عمر اپنے تمام رشتہ داروں میں سے سے لمبی ہو گی اس پر بادشاہ نے خوش ہو کر اس کو انعام واکرام سے نوازا۔

ایک ہی بات کو مختلف رنگوں میں بیان کر کے خوشی اور غصہ کی کیفیت پیدا کرنے کی ایک عمدہ مثال ہے۔

"ہاں" جو ایک مثبت لفظ کی نشاندہی ہے کبھی کبھی ہمارے لئے اور دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔

زندگی میں ہم اکثر اپنے ہی الفاظ کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں اور اپنے کہے کچھ الفاظ کی خاطر تمام زندگی گزار دیتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ ان کے حصار میں قید ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اکثر اوقات ہم خود اپنے الفاظ کی قدر کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان ایک جیسے الفاظ کے قابل نہیں ہوتا جیسے انسانی دل تمام رشتوں کے لئے ایک جیسا نہیں دھڑکتا۔ ہر رشتہ کے لئے اس کی دھڑکن اور محسوسات الگ سے ہوتے ہیں اس طرح یہ الفاظ ہر انسان کے لئے ایک جیسے نہیں بولے جا سکتے۔ مگر کچھ لوگ خود اپنے الفاظ کی قدر کھو دیتے ہیں۔ اور اکثر ان کے جذبات سے بھرپور محبت بھرے الفاظ ایسے لگتے ہیں جیسے کسی عام شخص سے کہا جا رہا ہو۔

اگر دلوں میں لوگوں کو الگ الگ اہمیت دی جاتی ہے تو لفظوں میں بھی ان کی اہمیت الگ ہوتی ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کوئی خاص ہو یا عام سب کے لئے ان الفاظ میں مٹھاس ہونا ضروری ہے۔

بعض اوقات ہمارے چند الفاظ کسی بے بس اور بے سہارا انسان کے لئے اتنا کہنا کہ فکر نہ کرو وہی کافی ہوتا ہے کیونکہ آج کل کے نفسا نفسی کے دور میں ہر کوئی ہمدردی، خلوص، وفا، دوستی، چاہت، تعاون اور سہارے کا متلاشی ہے اپنے الفاظ کا استعمال اس سلیقے اور مہارت سے کریں کہ زندگی میں کبھی اپنے ہی الفاظ سے ہار نہ ماننی پڑے۔ جو شخص اپنی ہی بات کا پاس نہ رکھ سکے وہ دوسروں سے وفا کیا کرے گا؟ صرف وہ کہیں جو آپ کر سکیں۔

اپنے ہی الفاظ کے جال میں الجھنے سے بہتر ہے کہ اسے اتنا ہی پھیلایا جائے جتنا اسے سلجھا سکیں ورنہ آپ اور آپ سے منسلک تمام افراد ناخوش ہوں گے کیونکہ نہ تم اپنے الفاظ کا بھرم رکھ سکو گے اور نہ ان کے ....! یہ الفاظ تو ریشم ہیں اگر سلجھے رہیں تو خوبصورت ورنہ الجھنے کی صورت میں نہ یہ خوبصورت رہتے ہیں اور نہ ہی سلجھتے ہیں۔ زندگی تو ایک خوبصورت ساتحفہ اور خدا کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے اسے خواہ مخواہ الجھانے سے کیا فائدہ............؟

بہت بہتر ہے اگر یہ زندگی مثبت کاموں میں اور دوسروں کے کام آنے میں استعمال ہو۔ اپنے لئے خواہ مخواہ مشکلات پیدا مت کریں۔

معزز دوستو! اپنے رویے میں نرمی اور مٹھاس پیدا کریں خوش اخلاقی وہ طاقت ہے جس کے ذریعے آپ کسی کے دل میں گھر کر سکتے ہیں اور وہ سب کچھ بلا قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ جو کہ بعض اوقات بہت کچھ خرچ کرنے کے بعد بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہر کسی کے ساتھ عزت واحترام خوش اخلاقی اور محبت سے پیش آئیں۔

الفاظ کا جادو چلا کر آپ دشمنوں کو بھی دوست اور اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ اپنے مثبت اور لچکدار رویے سے اپنے دوستوں میں اضافہ کریں اور دشمنوں کو بھی محض چند لفظوں کے ہیر پھیر سے آپ اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔

سخت، تلخ اور طنزیہ الفاظ سے پرہیز کریں کیونکہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن کسی کی کہی ہوئی سخت طنزیہ باتیں کبھی بھی نہیں بھولتیں اور زبان کا زخم کبھی بھی نہیں بھرتا۔ چنانچہ ایک عربی شاعر زبان کے زخموں کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتا ہے۔ ؎

جَراحاتُ اللِّسَانِ لَهَا الْتِيَام
وَ لَا يَلْتَامُ مَا جَرحَ اللِّسَانُ

یعنی نیزوں کے زخم تو مندمل ہو جاتے ہیں لیکن زبان کے زخموں کا مندمل ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب

مرسلہ: قریشی محمد کریم صاحب

وسط 1969ء میں مشہور اطالوی مستشرق آٹھ زبانوں کے فاضل اور جرمنی میں انشورنس کی بین الاقوامی کمپنی جنزل انشورنس کے جنزل مینیجر پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی ایک لمبی تحقیق اور دعاؤں اور استخارہ کے بعد جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا نام محمد عبدالہادی تجویز فرمایا۔ پروفیسر ڈاکٹر اطالوی کیوسی تقریباً پانچ چھ سال سے احمدیہ مشن جرمنی کے ساتھ گہرا رابطہ رکھتے تھے۔ اور دین حق اور قرآن مجید کا مطالعہ کر رہے تھے ابتدائی دو سال آپ نے عربی زبان سیکھنے اور دین حق کے بارے میں اپنی معلومات وسیع کرنے میں صرف کئے۔ عربی کا ضروری علم سیکھنے اور دینی تعلیمات سے اچھی طرح متعارف ہونے کے بعد آپ نے صرف ایک سال کے اندر بین الاقوامی زبان اسپرانٹو میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ اس دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعائیں اور توجہات آپ کے شامل حال رہیں۔ اسپرانٹو ترجمہ قرآن مجید کا دیباچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا۔ قاہرہ کے ڈاکٹر ناصر اسحاق نے جو اسپرانٹو کے عالم اور اسپرانٹو عربی لغت کے منصف ہیں۔ ترجمہ کی صحت کا جائزہ لیا اور اسپرانٹو کی عالمی تنظیم کے صدر پروفیسر ڈاکٹر لاپینا Lapenna نے اس پر ادبی نقطہ نگاہ سے نظر ثانی کی اور اسپرانٹو لٹریچر شائع کرنے والے کوپن ہیگن کے ایک پبلشر نے غیر معمولی دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس ترجمہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے وکالت تبشیر تحریک جدید کی ایک خطیر رقم بطور عطیہ مذکورہ اشاعتی ادارے کو دے دی۔ جس کے باعث اصل لاگت سے بھی کم ہدیہ مقرر کیا گیا۔ اور اسپرانٹو زبان میں شائع ہونے والے رسائل میں اس ترجمے کا خوب چرچا ہوا اور ترجمے کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔

محترم ڈاکٹر اطالو کیوسی کی اس کے علاوہ اسپرانٹو زبان میں ایک گرانقدر تصنیف بعنوان "ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں" ہے اس کتاب کا نصف حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر مشتمل ہے۔

اور بقیہ نصف حصہ میں ایک سو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ اور تشریح مع عربی متن کے ہے۔ اسپرانٹو زبان کے ایک مشہور رسالہ ببلیکل ریویو میں دین حق کے متعلق اکثر ان کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ 1970ء سے آپ اسپرانٹو کی مرکزی اکیڈمی کے ممبر منتخب ہو گئے آپ کو اسپرانٹو جاننے والے حلقوں میں خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی بڑی مؤثر توفیق بخشی 1968ء سے آپ کو ہر سال اسپرانٹو کی عالمی کانگریس میں دین حق پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا رہا۔ چنانچہ 1970ء میں بھی آپ کو تقریر کا اعزاز حاصل ہوا۔ 1970ء میں آسٹریا کے دارالحکومت وی آنا میں اور 1971ء میں لندن میں آپ نے کانگریس کے اجتماعات میں دین حق کی حقانیت پر پُر مغز مقالے پڑھے...... 1972ء میں کانگریس کے اجلاس امریکہ میں تقریر کے علاوہ ایک یونیورسٹی میں آپ کو دین حق پر تقاریر کی دعوت ملی۔ جس میں آپ کا مقالہ اسپرانٹو اکیڈمی کے سیکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اسپرانٹو زبان پروفیسر ڈاکٹر ضامن ہوف Dr.Zamen Hof نے بین الاقوامی رابطہ کی غرض سے 1887ء میں رائج کی تھی۔ اب یورپین اور دوسرے متعدد ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ دنیا کی اہم مذہبی، علمی اور سیاسی کتابوں کے تراجم اس زبان میں ہو چکے ہیں۔ مگر اس میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت پہلی مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی ہی کو حاصل ہوئی ہے۔

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ کریں

☆ بعض دوستوں کی نقل مکانی کی صورت میں سیکرٹری صاحبان تحریک جدید وکالت ہذا کو صرف یہ اطلاع دے دینا کافی سمجھتے ہیں کہ فلاں صاحب ہماری جماعت سے چلے گئے ہیں۔ اس لئے ان کا وعدہ تحریک جدید ہماری جماعت کے وعدوں میں سے منہا کر دیا جائے۔ یہ طریق درست نہیں جس جماعت سے کوئی دوست نقل مکانی کریں اس جماعت کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ نقل مکانی کرنے والے دوست سے ان کے وعدے کے مطابق چندہ تحریک جدید کی رقم وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جس نئی جماعت میں وہ دوست جائیں اس جماعت میں ان کا مکمل ایڈریس حاصل کر کے وکالت ہذا کو مہیا فرمائیں تاکہ دفتر ہذا ان سے رابطہ قائم کر سکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خبریں

قومی اخبارات سے

نئے آبی ذخائر کی تعمیر پاکستان مسلم لیگ نے نئے آبی ذخائر اور نئے ڈیموں کی تعمیر کے سلسلے میں صدر مشرف اور وزیر اعظم کی پالیسی کی توثیق کر دی ہے اور کہا ہے کہ قومی تقاضوں کے پیش نظر ذخائر کی تعمیر بہت ضروری ہے چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ صرف کالا باغ ڈیم ہی نہیں دوسرے ڈیم بھی بننے ضروری ہیں۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی آبی ذخائر پر اتفاق کیا۔ وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا کہ اس معاملہ پر مشاورت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تاہم اس اجلاس میں کالا باغ ڈیم کی باضابطہ حمایت کا فیصلہ نہ ہو سکا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم بنانے کی تعمیر سے متعلق حمایتی قرارداد منظور کی جانے کی توقع تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔

جدہ میں پاکستانی خواتین سعودی عرب میں عمرہ کی ادائیگی کیلئے جانے والی 10 پاکستانی خواتین اپنے محرم سے بچھڑ جانے کی وجہ سے گزشتہ چالیس روز سے جدہ میں پاکستانی قونصل خانے کے قریب ایک مسجد کے باہر فٹ پاتھ پر بھیک مانگ کر کسمپرسی میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ان کا کہنا ہے کہ پاکستانی قونصل خانے نے ان کی کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

نائب ناظمین کا انتخاب الیکشن کمیشن کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک بھر میں نائب ناظمین کا انتخاب 28 دسمبر کو ہوگا۔ تمام امیدوار 26 دسمبر کو کاغذات نامزدگی جمع کروائیں گے۔

بارش برفباری اور سردی بڑھنے کا امکان

افغانستان سے بادل آج پاکستان میں داخل ہونگے۔ بارش، سردی بڑھنے اور برفباری کا امکان ہے لاہور سمیت پنجاب میں دھند بھی پڑنے لگے گی۔

ارباب غلام رحیم کی صدر سے ملاقات

سندھ کے وزیر اعلیٰ ارباب غلام رحیم نے صدر مشرف سے ملاقات کر کے کالا باغ ڈیم پر تحفظات کا اظہار کیا دونوں رہنماؤں نے نئے آبی ذخائر کی تعمیر پر تبادلہ خیال کیا۔ ملکی اقتصادی ترقی اور توانائی کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بڑے ڈیم تعمیر کرنے کا وقت آ گیا ہے صدر مشرف نے کہا اگر ہم نے وقت ضائع کر دیا تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ڈیموں کی تعمیر کیلئے اتفاق رائے کی ضرورت ہے میں خود سندھ کا دورہ کروں گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 دسمبر 2005ء	
طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

(بقیہ صفحہ 1)

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء۔ نظارت تعلیم)

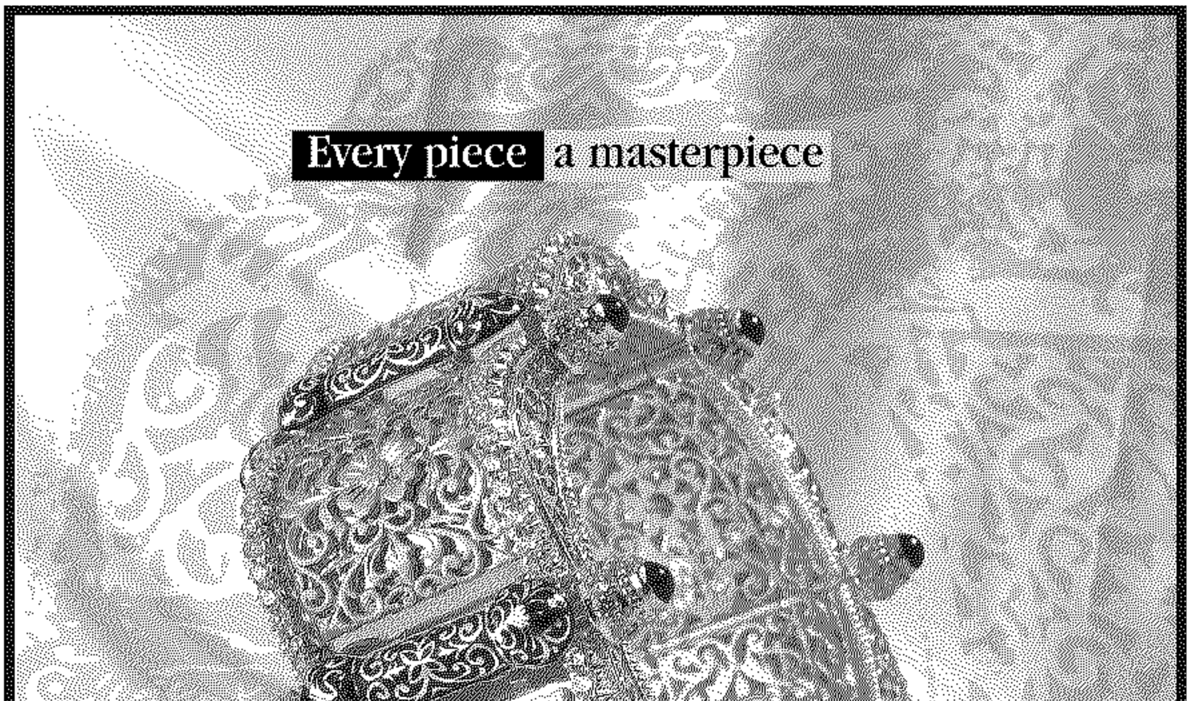

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

گجر پراپرٹی سنٹر جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر فون آفس: 047-6215857
موبائل 0301-7970410-0300-7710731

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بااعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ 3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

C.P.L 29-FD